علماء افغانستان میں جہاد کے خلاف امریکی سازش ناکام بنادیں

حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کا ۱۰ جولائی ۲۰۱۸ء کو میڈیا کو جاری کی گئی پریس ریلیز

۱۰۔جولائی ۲۰۱۸ (اکوڑہ خٹک) جمعیت علماء اسلام کے امیر اور دفاع پاکستان کونسل کے چیئرمین مولانا سمیع الحق نے ایک بیان میں پاکستان اور عالم اسلام کے علماء ومشائخ سے اپیل کی ہے کہ وہ افغانستان میں جاری جہاد کے خلاف امریکہ اور مغربی طاقتوں کے حالیہ سازش پر گہری نگاہ رکھتے ہوئے اسے ناکام بنادیں، اور مختلف اسلامی ممالک بشمول سعودی عرب میں منعقد کئے جانے والی کانفرنسوں میں شرکت سے اجتناب کریں کیونکہ ان کانفرنسوں کا بنیادی مقصد نہ صرف افغانستان بلکہ پوری اسلامی دنیا میں امریکی سامراجی جارحیت کے خلاف جہاد کو روکنا ہے، افغانستان میں سامراجی افواج کے سربراہ جنرل نکولسن نے ۱۸مارچ ۲۰۱۸ء کو واضح اعلان کیا تھا کہ اب ہم افغان جہاد کے خلاف مذہبی دباؤ کا بھی سہارا لیں گے جس کا مقصد علما اور دینی طاقتوں کو دھوکے میں رکھ کر انہیں جہاد کے خلاف استعمال کرنا تھا، اس سازش کا آغاز پاکستان میں امن کانفرنسوں کے نام سے ہوا اور پھر انڈونیشا میں اور آخر میں افغانستان میں اس نسخہ کو آزمایا گیا اور اب کل اور پرسوں جدہ او رمکہ معظمہ میں یہ ڈرامہ دہرایا جائیگا، ان کانفرنسوں میں بعض علماء کے کلمہ حق کہنے اور جہاد کی اہمیت بیان کرنے کے باوجود ان کے بیانات کو دبا کر مقصد برآری پر یعنی اعلامیہ جاری کردیا گیا اور پوری میڈیا نے زوروشور سے اسے پھیلایا اور کسی عالم کے کلمہ حق کہنے کو نظرانداز کیا گیا جبکہ سالہا سال سے جاری اس جہاد میں لاکھوں افراد شہید اور اپاہج ہوئے ،ان حضرات کو اس معاملہ میں اللہ تعالیٰ کے بازپرس کو ملحوظ رکھنا چاہیے جبکہ ان کانفرنسوں میں دہشت گردی کے نام پر جہاد کی مذمت کی گئی ،امریکی جارحیت اور دہشتگردی کے بارہ میں ایک لفظ بھی نہیں کہا گیا، مولانا سمیع الحق نے کہا کہ اگر جہاد کو مسلم ممالک کے حکمرانوں کی اجازت اور فتویٰ سے مشروط کیا گیا تو قیامت تک جہاد کا نام ونشان ہی نہیں رہیگا، جبکہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قیامت تک جاری رہنے کی خبردی ہے اب تک اسلام کے دفاع اور تحفظ کے لئے جتنے جہاد ہوئے اس میں حکمرانوں کی مرضی شامل نہیں تھی، امام سید احمد شہیدؒ، شیخ عبدالقادر الجزائری افریقہ کے عمر مختار، محمد احمد مہدی سوڈانی، ابراہیم بیگ شیخ الہند محمود الحسن جیسے بے شمار زعماء نے مسلمانوں کے دفاع اور اسلام کے تحفظ کے لئے علم جہاد بلند کیا، وقت کے حکمران ان کے خلاف تھے پھر دفاعی جہاد کیلئے کسی کی اجازت ضروری نہیں۔کافر کی یلغار کی صورت میں بیوی اپنے شوہر کی اجازت کی پابند نہیں اسوقت کہیں بھی مسلمانوں نے جارحیت نہیں کی بلکہ کشمیر، فلسطین، افغانستان، روہنگیا، برما وغیرہ میں مسلمانوں کو غلام بنا کر جارحیت کی جارہی ہے اگر کوئی ریاست اور حکومت کی اجازت پر بضد ہیں تو انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ افغانستان میں اس وقت جاری جہاد وہاں کے اسلامی امارت کے جائز اور شرعی حکومت کے حکمران ملا محمد عمر مجاہد کے حکم سے شروع ہوا جبکہ پچانوے فیصد ملک پر ان کی حکومت تھی اور ہزاروں علماء نے اس جہاد کو فرض عین قرار دیا، مولانا سمیع الحق نے کہا کہ ان اسلامی ممالک کو امریکی جارحیت ختم کرانے کی کوشش کرنی چاہئیں اسلام امن اور آشتی کا علمبردار ہے مگر غیر مسلم اقوام کی جارحیت پر خاموش بیٹھ جانے کی قرآن وسنت ہرگز اجازت نہیں۔